

اور ترا اور ایسی بیا بیا جھوٹ کی کہ وہاں کہ اس کے لئے اس پر فرمایا
کہ میں بیشا عورتوں کے ہاں میں تسلیم سے انتہی لیکن اس کے
لوگوں کے عائد نہت ہلال کہ کہنے اور ان کے ام مناف شہر و گور
عائد نہت مرہ جبکہ کہنے ام عائد شہر و گور عائد نہت
افوق جس کی کہنے ام و سب شہر اور جدہ عائد رہی
ان کی شہر حدیث عائد رہی عائد شہر و گور عائد رہی کہ اب

قل یا ایہا الجاحلون انکم بشیاء وہم یبزرزکم
 سے ایو موسیٰ مدنی نے کہا کہ اس حدیث کے راوی
 میں اختلاف ہے فقیر نے اس حدیث کا فروع پر اصرار
 و بقول ابو فروہ مجہول و غلطی ام فروہ اور یہ قول علی بن
 احوال علی جامعہ اس کی ایک حدیث میں ہے کہ یہ قول
 محض غلط علی بلکہ راوی اس کا ابو فروہ کو نام جو قسطنطین
 مغربی نے راویوں میں ہے یہی ہے ابو فروہ ثوبیہ کا
 کیا کہ ابو فروہ خطیبی علیہ السلام نے وہ اور بعض
 کماں میں روایت ہے اور خطیبی علیہ السلام کے
 طریقہ کا مشہور ہے کہ جو قسطنطین بنو قسطنطین
 بلکہ اس کی شہرت کو غلط ہے جو قسطنطین بنو قسطنطین
 اس حدیث کو صحابہ میں نہایت مشہور ہے
 الی اسحاق سے اور اس سے فروہ بن نوفل اور اس
 ابی یاب سے روایت کیا علی اور ابوداؤد اور
 ابی یوسف اس کی روایت اسرائیلی سے الی اسحاق

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

الحمد لله رب العالمين که یہ کتاب فیض باب سعاد و انساب

راہِ نجات

حافظ محمد علی شاہ

5703

بر اولاد گان اہل بنایت صحت و صفائی کیساتھ

میرزا بشیر محمد حسن فضل الرحمن کتب و مکتبہ
حسب محمد کرار و محمد الرحمن و رینیہ کلاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله على توفيقه والصلوة والسلام على رسول الله وآله وصحبه
 اے عزیز و محترم! اس بات کو کہ مسلمان بڑا بڑی نعمت ہے، جو کہ مسلمان ہو خدا کے دوش
 میں حاصل ہو دنیا میں بھی اس پر رحمت ہو۔ اور آخرت میں بڑے بڑے درجے بہشت میں پائے
 اور غیر مسلمان جو نیک کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اس واسطے ہر انسان پر لازم ہے
 کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سمجھے۔ اور اپنی اولاد اور غریب گھر کے آدمیوں کو بھی
 دے تو مرے عجیبے عذاب سے نجات پازے اور نہیں تو بہت عذاب کیجے گا۔
 اور اس کے گھر واسے بھی۔ اب سنو دوں سے مسئلے دین کے کہ کئی اور معتبر کتابیں و کتاب گرا
 بیان کرتا ہوں۔ قرآن یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزیں ہیں
 اول گناہ شہادت کا۔ دوسرے نماز تیسرے زکوٰۃ چوتھے حج۔ اور پانچویں روزے رمضان کے
 اب سنو تم پہلے کلمہ کے معنی فرض ہیں ہے مسلمان ہرگز زبان اقرار کرے اور دل سے سچ جانتے
 کہ ہذا کفر لا امان ہے جہاں کا ایک ہے اللہ اس کا نام پاک ہے کوئی اس کا شریک نہیں سب زبان
 اور کمال اسی کو نہیں اردو سب غیبوں سے پاک ہے کسی کام میں کسی کا محتاج نہیں۔ منجانبی کے
 محتاج ہیں۔ سب چیزوں کی اسکو خبر ہے ایک ذرہ بھی اس سے چھپا نہیں اسے سب چیزوں کی قدرت
 ہے۔ جو چاہے سو کرے کوئی اس کے حکم کو پھیر نہیں سکتا۔ اور جو کچھ بتیے کام کرتا ہیں بھلا یا برا بلکہ
 دنیا میں جو ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہے یعنی خدا نے پہلے ہی لکھ رکھا تھا کہ فلاں سے
 فلاں وقت ایسا ہو گا۔ اور ایمان لاوے کہ فرشتے بتیے خدا کے ہیں پیدا ہوئے اور سے
 پاک ہیں گناہ نہیں کرتے جن کام پر خدا نے مقرر کر دیا ہے اس پر قائم ہیں۔ نہ مروجہ عبادت

پانچوں اسلام کا کلمہ ہے

ایمان ایمان خدا تعالیٰ

ایمان ایمان بزرگ خدا تعالیٰ

لکھائے پیتے نہیں خدا کا ذکر ان کی زندگی ہے۔ گنتی انکی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ انہیں چار فرشتے بہت نامور ہیں۔ جبریل کہ کتابیں خدا کی حکم خدا کے پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے میکائیل کہ روزی خدا کے حکم سے بندوں کو پچالتے ہیں اور میکائیل کی تیاری بھی کرتے ہیں اسرافیل کہ جنور منہ میں لئے کھڑے ہیں۔ قیامت کے دن بچو نکلیں گے اور عزرائیل کہ مرنے کے وقت جاں نکالتے ہیں۔ اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابیں پیغمبروں کو بھیجی ہیں۔ تو ریشہ حضرت موسیٰ پر۔ اجیل حضرت عیسیٰ پر۔ زبور حضرت داؤد پر قرآن حضرت محمد مصطفیٰ پر علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور بعضی کتابیں اور پیغمبروں پر۔ جو کچھ خدا کی کتابوں میں لکھا ہے سب حق ہے اس پر ایمان لاوے۔ اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں پیغمبروں کو بھیجا۔ اور حکم کیا کہ جس راہ پر پیغمبر نے چلین اسی راہ پر چلو تو میں دوسرا تمہارا دوست رہے۔ جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہو گا۔ سب پیغمبر برحق ہیں اور گناہوں سے پاک اور ساری خدائی سے افضل ہیں۔ انکے درجے کو کوئی نہیں پہنچتا ہے اول پیغمبر حضرت آدم ہیں باپ سب آدمیوں کے۔ ان کے پیچھے اولاد سے انکی اور بہشت کے پیغمبر ہوئے گنتی انکی خدا کو معلوم ہے۔ آخر سب سے پیچھے دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام آئے اور پیغمبر حضرت خاتم ہدیٰ۔ ہر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اسی واسطے حضرت تمام پیغمبروں کے سردار ہیں۔ پیدا ہوتے ہیں مکہ شریف میں۔ جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی۔ اور قرآن شریف اتنا شروع ہوا۔ پھر تیرہ برس کے شریف میں اور رہے اور وہاں ہی معراج ہوئی۔ حضرت جبریل براق لیکر آئے حضرت کو سوار کر کے مسجد اقصیٰ میں لیکے اور وہاں سے ساتوں آسمان پر حضرت تشریف لے گئے اور عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اس رات میں بڑی بڑی نعمتیں خدا سے پائی۔ اور پانچوں وقت کی نماز پڑھنی بھی وہاں فرض ہوئی۔ پھر جب حضرت تریپن آئیں کے لئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک میں ہجرت فرما گئے دس برس اور وہاں رہے۔ جب تریپن برس کے ہوئے تب فاطمہ پانی چھانچہ قبر شریف حضرت کی انہیں

جان کا نام ہے

جان کا نام ہے

جان کا نام ہے

جان کا نام ہے

بنی چارہ کسی حضرت کی یہ ہیں۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالطلب بن ہاشم بن عبد مناف
اور ایمان لاوے کہ مرنے کے پیچھے آوی کے پاس دوستے منکر و نیکر کے سوال کرتے ہیں
کہ رب تیرا کون ہے۔ دین تیرا کون ہے۔ یہ کون شخص ہیں کہ تمہارے پاس آئے تھے مردہ
اگر ایمان ہے جو اس کا کوئی تلبے۔ رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے
میں ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر آئے تھے۔ پھر اس مردے پر خدا کی رحمت ہوئی اور بہشت
کی طرف دروازہ آسکے واسطے کہول دیتے ہیں۔ اگر مردہ نے ایمان ہے منکر و نیکر کا جواب اسے
نہیں آتا ہر بار کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اس پر عذاب سخت کرتے ہیں اور دروازہ دوزخ کی
طرف کھول دیتے ہیں اور ایمان لاوے کہ قیامت آئی برحق ہے اوس دن حضرت اسرافیل صویر
بھونچیں گے۔ آسمان بہت جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے اور ٹوٹ کر گریزیں گے اور
ہا ہا اڑتے پھرنگے جیسے روفی کے گائے پھر زمین اور آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب
دوسری بار بھونچیں گے پھر سب کچھ موجود ہو جائیگا۔ مردے قبروں سے نکلیں اور زندہ عمل
کی کھڑی ہوگی اور نامہ اعمال انکے ہاتھوں میں دینگے اور حساب کرینگے۔ ہاتھ پاؤں گواہی دینگے
کہ بیٹے کام کئے تھے یا بڑے اور دوزخ کی پیچھے ہر پھر ادا کھڑا ہوگا ہاں سو بار نیک اور تلواریں
تیز اس پر سکوٹنے کا حکم ہوگا۔ نیک ایسے پلیس کیلئے بجلی یا جیسے باز یا جیسے تیز گھولے اور
بعض پیادہ کی طرح اور بہت سے دوزخ میں کٹ کر گریں گے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے
حضرت کو عرض کو ٹھہرایا ہے۔ پانی اسکا شہید سے میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے کوزے
اسکے بہت ہیں جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ کر قیامت کے
دن اپنی امت کو پانی پلاوینگے۔ جو کوئی ہے گا پھر پیاسا ہوگا۔ اور ایمان لاوے کہ حضرت
رسول خدا اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی شفاعت گنہگاروں کی قیامت کے دن
کریں گے اور ایمان لاوے کہ مسلمان کو بڑی بڑی نعمیں بہشت میں ملیں گی۔ کچا بنو موسیٰ اور
بیتے کو شرم۔ خدمت کو حوریں اور غلمان۔ رہنے کو مکان اچھے اچھے۔ سب بڑی نعمت
بہشت میں دیدار خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے مسلمان کو نصیب کریگا اور کافر کو دوزخ

میں بڑے بڑے عذاب ہوئے آگے ساتھ کچھ گرم پانی طوقِ خنجر کا ٹکڑا۔ بدبو کے مرکبان اور
 بہشتی عذاب ہیں حق تعالیٰ دنیا سے ساتھ ایمان کے اٹھائے اور سب مسلمانوں کو عذاب سے
 بچا دے اور ایمان لائے کہ جو کچھ قرآن شریف اور حدیث میں بہشت اور دوزخ کا احوال اور
 الگ پہچانی باتیں لکھی ہیں سب حق ہیں اور جو بات موافق شریعت کے ہے حق ہے اور جو بات
 خلاف قرآن اور حدیث کے ہے سب باطل ہے اور بری ہے اور ہر مسلمان پر لازم کہ حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کیواسطے حضرت کا اہلبیت اور ازواج مطہرات اور
 حضرت کی اوروں سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت میں انکو فضیلت اور بہتر سمجھے اور ان
 سب کی تعظیم کرے اور جب انہیں سو کسی کا نام سنے تو رضی اللہ عنہ کہے۔ قرآن میں نئی بڑی
 تعریف ہے اور حضرت ذہبت سی خویمان انکی بیان کی ہیں۔ دو مستداران کا ہشتی اور دشمن
 انکا دوزخی ہے۔ ان سب میں حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی انکو
 افضل بنائے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم جمعین۔ ان سب باتوں پر اعتقاد
 کرے حق جان کے پکا مسلمان جو کے گھٹے وضو نماز کے ایسکے اور نماز کو ساری عبادتوں
 میں افضل و بہتر خدا کا فرض سمجھے کے پانچوں وقت کی نماز کو جماعت سے ادا کرے اور سستی سے
 کبھی ترک نہ کرے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محافظت کرے نماز پر ہوگا
 واسطے اسکے تو اور حجت اور نجات دن قیامت کے اور جو کوئی محافظت نہ کرے نماز پر
 نہ اسے تو رہے نہ حجت و نجات اور ہو وہ شخص دن قیامت کے ساتھ قادر دن اور فرعون
 اور ہامان اور ابی بن خلف کے اور فرمایا حضرت نے کہو تم اپنی اولاد کو نماز ادا کریں
 جب سات برس کے ہوں اور جب دس برس کے مار کے نماز پڑھاؤ۔

سنان و خد کا فرض وضو میں چار ہیں۔ ایک منہ دھونا ماتھے کے بالوں سے شھوڑی
 کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کہنوں سمیت۔ تیسرے
 چوتھائی سر کا مسح کرنا پونے دوئوں پاؤں دھونا ٹخنوں سمیت۔ ان چار چیز سے اگر
 بال برابر سوکھا رہے تو نہ دھوئیں نہ ہو۔ منہ نہ یوں۔ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کے دونوں

بیان ایمان اجمالی

ذکر اہلبیت انکا نام و اصحاب کرام

دوسرے کتب اسلام کا خلاصہ

بیان و حق کا

ہاتھ بچھو کر تک تین بار دہوئیں پھر تین کلی کریں مسواک سمیت اور تین بار ناک میں سے ہاتھ سے پانی ڈال کے بائیں ہاتھ جھائیں اور تین بار منہ میں اور تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو کر ایک بار سارے سر کا مسح کر کے کالونکاسح کریں اور تین بار گھٹنوں سمیت دونوں پاؤں دہوئیں۔ وضو تمام ہوا۔ وضو کر کے بڑے کلمہ شہادت کا پڑھئے ائمہ کہتے ہیں
 اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَہٗۤ اَعْلَمُ بِمَا لَہٗۤ اَشْهَدُ اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُہٗ
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُطَهَّرِیْنَ بِیْنِ مِیْمَتَاكَ اَللّٰهُمَّ وَجِّعْ لَہٗۤ
 وَاسْتَغْفِرْ لَکَ وَاکُوْبُ اِلَیْکَ۔ اور دو گانہ نفل پڑھے۔ ثواب بہت پاک
 وضو کر کے ہوتے دنیا کی بات کرنی مکروہ ہے اور بہت پانی ڈالنا ہر ہے۔

تَوَاقُّصُ وَضُوْءٍ جو نجاست آدمی کے آگے پیچھے سے نکلے وضو ٹوٹ جائے اور لاہو یا پیپ
 نکل کے رہے وضو ٹوٹ جائے۔ اور چست یا کروٹ لگا کر کچھ دے کے سوئے وضو ٹوٹ
 جائے۔ اور جو قاعدہ ہندوہمت نماز کے ہیں۔ سو جائے کھراپا رکوع میں یا سجدے میں یا
 بیٹھا ہو وضو نہیں ٹوٹتا۔ جو ذمیلا نہ ہوا ہو اور بولشہ پکیرست ہو یا بیماری سے غشی ہو
 یا باؤ لاہو وضو ٹوٹ جائے۔

بیانِ غسل کا غسل کے اندر فرض تین چیز ہیں۔ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا سارے
 بدن پر ایک بار پانی بہانا پر سنت یوں ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی بدن سے دور
 کرے۔ پھر وضو کرے۔ پھر بدن پر تین بار پانی بہا دے۔ غسل جماع سے فرض ہوتا ہے دونوں
 پر مٹی نکلے یا نہ نکلے۔ اور سونا اٹھا اور بدن یا کپڑے پر مٹی پائے غسل فرض ہے احتلام ہو یا
 نہ ہو۔ پر جو احتلام باد ہو اور بدن یا کپڑے پر اترو نہ پائے غسل واجب نہیں اگر عورت کے پاس
 بیٹھا اسے ہاتھ لگایا اور بوسہ لیا اور شہوت ہو کے چپ سانس لے اسے مذنی کہتے ہیں اس
 کے ٹٹکنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ پر جو ہاتھ لگانے سے مٹی شہوت و کد کے نکلے اور لذت
 ہوئے تو غسل واجب ہوا۔ علما فرماتے ہیں کہ جو انسان سوتا اٹھا اور ناپائے کے اور تراویح
 مذنی کی پانی اسے چلے کہ احتیاط کے واسطے غسل کرے۔ جب عورت حیض اور نفاس سے

پاک ہو اس پر غسل واجب ہوا اور کثرتِ حیض کی تین دن ہیں اور زیادہ دس روز ہیں۔ اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو نکلتے حیض ہو۔ اور جب سفید پانی آیا حیض ہو چکا۔ غسل کر کے نماز پڑھے جتنے کے پیچھے جب تک لہو نکلتے نماز موقوف کرے خشک ہو جائے نماز پڑھے۔ لہو چالیس دن سے آگے چلا غسل کر کے نماز پڑھے حیض و نفاس میں نماز نہ پڑھے اور نہ روزہ رکھے جب تک سوکھ نہ جائے۔ نماز کی قضا نہیں پڑھنے جتنے کھائے اسے قضا کرے۔ عورت سے حیض و نفاس میں جماع کرنا حرام ہے۔ اور آنحضرتؐ پر واجب ہے۔ وضو کو قرآن شریف پڑھنے لگانا روا نہیں مگر یاد پڑھنا روا ہے اور حاجتِ غسل ہے اور حیض و نفاس والی کو ہندوؤں باقیں روا نہیں اور مسجد میں جانا بھی روا نہیں۔ اور کعبہ شریف کے گرد پھرنا بھی روا نہیں ہے۔

بیانِ تیمم کا۔ اگر نمازی کو پانی نہ ملے ایک کوس بھر دور ہو یا بیماری سے پانی مغلل کرنا ہو۔ پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھے۔ ہرگز نماز ترک نہ کرے۔ پہلے نیت کرے تیمم کرنا یوں میں وضو سے دور ہونے ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے فقہا بالائی اللہ تعالیٰ نیت کر کے وضو سے باہر زمین پر مار کے منہ پر ملے۔ پھر زمین پر مار کے دونوں ہاتھوں کو کہیں اور سمیت ملے اور ایسی طرح ملے کہ جتنا منہ ہاتھ دو ہونا فرض ہے۔ سب جگہ ہاتھ پہنچے۔ اور اگر ہاتھ میں انگلی ہو اسے بھی ہلائے تیمم غسل اور وضو کا ایک سانس جیسا آدمی وضو اور غسل سے پاک ہوتا ہے تیمم سے پاک ہوتا ہے دو سوساں نماز اور قرآن پڑھا کر کے جب تک پانی نہ ملے جب پانی ملا تیمم کرنا۔ اور جن چیزوں سے وضو کرنا ہے انہیں سے تیمم کرنا جائز ہے اگر بون یا کپڑا ناپاک ہو اور پاک کرنے کی واسطے پانی نہیں ملتا اسی طرح نماز فرض پڑھے۔ پڑھنے کے موافق کپڑا پاک ملے سانسے کپڑے ناپاک اتار کر نماز پڑھے۔

فرضِ نماز کے تیرہ ہیں سات باہر نماز سے ہیں اور چھ اندر نماز کے باہر کے سات یہ ہیں۔ اول پالی بدنی۔ دوسرے پالی کپڑے کی۔ تیسرے پالی جائے نماز کی۔ چوتھے ستر کا ٹکٹا۔ پانچویں وقت پر نماز پڑھنے۔ چھٹے قبلے کی طرف کھڑا ہونا۔ ساتویں نیت نماز کی دل میں کرنی یعنی جی میں سمجھنا کہ فجر کی فرض پڑھتا ہوں۔ نیت زمان سے کرنی ضرور نہیں چاہیے کہے یا نہ کہے

اگر آدمی کے بدن میں پھوڑا ہے یا زخم ہے اور ہر وقت بہتا ہے یا کسی کا سر و منہ پیشانی
 ٹھنکا ہے یا باؤ ستری ہے بند نہیں ہوتی یا دھن بند نہیں ہوتی یا عیسر چلی ہے بند نہیں ہوتی
 ایسا آدمی ہر نماز کے وقت وضو تازہ کیا کرے اور یہ غلط نماز پڑھا کرے نہ نماز ترک
 نہ کرے جب وقت نماز کا گیا وضو لوٹا فرد کو مشروبا نکھائیاف خود انو سمیت فرض ہے اور
 عورت حرمہ کو سارا بدن دھو نکھائی فرض ہے اور بانی مستحب۔ چنانچہ فرض و اعمیٰ ہو تو
 عضو کی ہو تھائی نماز میں کھلی ہے نماز ٹوٹ جائے جیسے جو تھائی دان کی یا جو تھائی ذکر کی
 یا انیشین کی یا جو ترکی یا جو تھائی عورت کے سر کی۔ یا کہیں درجہ کی کہیں نماز ناسد ہو جائے
 جسے کھڑا نہ ہو نہ نماز پڑھے ترک کرے کہ نماز کے ترک کا بڑا عذاب ہے جسے بگڑی یا جامہ
 کرتا یا سر ہو اسے ٹوپی سے یا کبھی ازار و مکرہ تو اب کم ہو جاتا ہے ہر نماز جانی نہیں۔ جو ستر
 فرض ڈھکا ہو۔ اگر نمازی کھلی میں ایسے مقام پر ہو کہ قبضہ معلوم ہو جھڑو یا اندھیری رات
 ہو۔ اور کوئی آدمی نہ ہے جس سے پوچھے ایسی جگہ سوچ کرے۔ جس طرف اس کا دل شہادت
 دے اسی طرف نماز ادا کرے بغیر سوچ کے نماز و درجہ نہیں اور جو گئی آدمی ہوں ہر آدمی
 سوچ یعنی قیاس پر نماز کرے وقت نماز کے مشہور ہیں ہر مستحب یوں ہے کہ صبح کی نماز
 ذوالاول وقت کو ادا کر کے پڑھے۔ قرأت سے پڑھے اور ظہر کی نماز گرمیوں میں ذوالا
 سے پڑھے اور مغرب کی نماز اپنے دن کو ادا کرے پڑھے اور عشا کی نماز بڑی رات کے
 پڑھے اور بانی نمازیں اول وقت پڑھنی بہتر ہیں۔ جس وقت سورج لکھے اور جس وقت
 سورج چھے نماز پڑھنی درست نہیں نہ فرض نہ نفل۔ نہ نماز جنازے کی نہ مسجد تلاوت
 کا۔ ہر جس نے عصر کی نماز پڑھی نہ ہو وہ لاچار سی کو سورج کے چھنے کے وقت پڑھے
 یوں صبح کی نماز کے پیچھے سورج کے نکلنے سے پہلے نفلیں پڑھنی چکروہ ہیں۔ ہر قصا نماز
 جائز ہے۔ چھ فرض داخل نماز کے یہ ہیں اول تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کے نماز شروع
 کرنی۔ دوسرے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی تیسرے قرأت یعنی نماز میں کچھ قرآن شریف پڑھنے
 چوتھے رکوع یا پنجویں دو سجدے ہر رکعت میں کرنے چھ قاعدہ آخر یعنی آخر نماز کے التحیات

تحریری ہوئی یعنی بہت کمزور ہوئی۔ واجب ہے کہ ایسی نماز پھر کرے اور جو سنت مکررہ ترک
کی تو بھی پھر نہ ہے اور جو مستحب ہے کہ کیا نماز صحیح ہے پر کھڑا اس آداب کم ہوا نماز میں حرکت یافتہ
کرتی مکررہ ہے اگر تھوڑی ہے اور جب بہت نماز فاسد ہوتی نماز میں ہاتھ کی مٹی چھنی مکررہ ہے
اور کپڑے کو مٹی سے بچانیکے لئے اٹھانا مکررہ ہے اور کپڑے کو کاندھے پر ڈال کر دونوں طرف لٹکانا
یا کمرہ یا جامہ پہن کر بند اس کے نہ باندھتے مکررہ ہیں۔ نئے سر نماز پڑھتی مکررہ ہے سر پر بالوں کا
جوڑا باندھ کے نماز مکررہ ہے بلکہ آداب میں ہے کہ بالوں کو نماز کے وقت کھولے تو وہ بھی
سجدہ کرتی۔ ناخنوں کے آگے سے کنکر مٹی دور کرتی مکررہ ہے جو سجدہ ہو سکے اور جو نہ ہو سکے
ایک بار یا دو بار دو گنے تین بار کرے انگلیاں نماز میں چٹکانی مکررہ ہیں نماز ادا ہو کر اٹھ کر کھانا
یا آسمان کی طرف دیکھنا یا بلند ادا ہنی طرف یا بائیں طرف اور چمائی یعنی انگلیوں کی ٹوٹی زمین پر سجدہ
کرتے میں بائیں دہائی یا پیٹ سے ران ملانی مکررہ ہے اور مرد کو لال زرد کپڑوں یا ریشمی کپڑوں
سے یا کپڑے کی کسی سر پر باندھ کے نثرہ کھول کے نماز مکررہ ہے اور جن کپڑوں میں آدمی یا جانور
کی صورت ہو ان سے نماز پڑھنی مکررہ ہے اور نمازی کے آگے سے گندنا بہت بڑا گناہ ہے اس لئے
نمازی کو لازم ہے کہ جس جگہ سے چلتا ہو نماز پڑھے بلکہ ایک لکڑی اپنے آگے کھڑی کر کے
پڑھے۔ نماز میں کھانا آداب نہیں جتنکے درکار نہ چاری کو معاف ہے جس وقت کہ چھوٹ
غالب ہو اور کھانا بھی تیار ہو اور وقت بھی ہو یا انسان کو احتیاج مکان ضرور یا پیشاب
کی جو نماز مکررہ ہے اول خاطر جمع کر کے نماز پڑھے جو نماز مکررہ ہو وہ پھر کے پڑھنا خوب ہے
ناکریامت کے عذاب کی چھوٹے اور جو نہ پڑھے تو فرض سر جو اترا پر تقصیر وار ہوا۔ اگر انسان
ایسا بیمار ہو کہ کھانا ہو سکے تو بیٹھ کے نماز پڑھے اور رکوع۔ سجدہ کرے اور جو رکوع سجدہ بھی
نہ کر سکے دونوں کیواسطے اشارہ کر کے پڑھ کرے کیواسطے سر تھوڑا سا جھکا کر سجدہ کرے کیواسطے بہت
جھکا کرے اور جو بیٹھنے کی طاقت نہ ہو لیٹ کر نماز اشارے سے پڑھے۔ چیت پٹے اور پاؤں
مٹسے کی طرف منہ کر کے اور جو ایسا بیمار ہو کہ اشارے کیواسطے سر نہیں اٹھا سکتا نماز جو نہ
رکے جب تک حق تعالیٰ سر اٹھانے کی طاقت دے جب عمر اٹھانی طاقت آدی نماز شروع

نماز کا وقت گزر جائے تو نماز پڑھنا واجب ہے

نماز کا وقت گزر جائے تو نماز پڑھنا واجب ہے

کرے۔ اور بعض علماء کے کہنا ہے جیسے ملاقات سرانجام دینے کی ہودہ قتل میں نیت کر کے
دل سے نماز پڑھے۔ اور پلوں سے اشارہ کرے اور مسجدوں کے کونے پر غرض نماز نہ
جیوڑے کہ پھر نماز کا نیت برقرار ہے۔ قیامت کے دن بے نمازی کو بہت سخت
عذاب ہوگا۔

اگر انسان تین منزل یا زیادہ سفر کا ارادہ کرے اپنے گھر سے نکلے اور عمارت

شہر کی سے باہر ہو جائے شخص مسافر ہو چار رکعت فرض کو دو رکعت پڑھے یعنی پھر پھر
عشا کی نماز دو رکعت پڑھا کرے اور فجر مغرب کی نماز پوری پڑھے کم نہ کرے اور
جو مسافر امام ہو اور مقیم مقتدی ہو مسافر اپنی دو رکعت نماز پڑھے کے سلام پھیرے اور مقیم
مقتدی گھر آجوں کے دو رکعت باقی اپنی پڑھے کے سلام پھیرے اگر مسافر آج گھر آیا اب سفر
تمام ہوا چاروں رکعت آگے گھر میں پڑھے۔ اور جو راتیں مسافر نے کسی شہر میں یا گاؤں میں
پندرہ دن یا پندرہ سے زیادہ رہے کا ارادہ کیا تو یہی چار رکعت پڑھا کرے جس طرح اس مکان
سے سفر کرے گا پھر دو گانہ پڑھے گا مسافر سنتوں کو کم نہ کرے مگر راہ میں چلا جاتا ہوا اور سخت
پڑھے کی فرصت نہ ہو دس سنت موقوف کرے اور فرض پڑھے۔

مخارج جمعے کی فرض ہے دو رکعت جماعت سے شہر میں اکیلے صحیح نہیں

گاؤں میں بھی صحیح نہیں جیسے کہ فرض پڑھنے سے گھر کی نماز ختم ہے اور جاتی ہے بیتوں کے
نماز کرتا ہوں دو رکعت فرض اس جمعے کی واسطے اتنے فرض پڑھے کہ پھر سے محالاً اللہ
ذوالکلیل صلیت بخذ الامام متوجہا الى جهة الكعبة الشريفة اللہ اکبر
جمعے کے دن بعد دوپہر کے وقت اذان کے خرید و فروخت حرام ہے تیاری نماز کی کر کے
اور دنیا کے کاروبار موقوف کرے جب امام خطبہ پڑھے سب اسکی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنیں
اول سے آخر تک خطبہ کے بائیں گھون در سنت و نقل نہیں جب بیٹھے رہیں جب نماز ہوئے تو
سب خرم و فروخت جائز ہے جمعے کے دن شہر میں گھر کی نماز جماعت سے مکرہ ہوا امام اعظم کے نزدیک

نماز نماز کا سفر

نماز کا بیان

یا پترے سونے کے یا چاندی کے ہوں۔ نصاب چاندی کے دو سو درہم ہیں جنکی باون تولہ اور چھ ماشے چاندی ہوتی ہے جسے حق تعالیٰ نے اور کھانی کے اتنی چاندی اس کے پاس بچے اور برسوں میں اس پر گزرے چالیسواں حصہ فرض عین کے خد کی راہ میں دے اور نصاب سونے کی بیس تنقال ہیں جسکا سات تولہ اور چھ ماشے سونا ہوتا ہے جس کے پاس اتنا سونا کاروبار و ضروری سے بچے اور برسوں میں گزرے چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے قیمت زکوٰۃ میں ضروری ہے بغیر نیت کے ادا نہیں ہوتی جس پر زکوٰۃ فرض ہو جس وقت کہ چالیسواں حصہ جدا کرے اسے زکوٰۃ فرض جان کے جدا کرے اور فقیر و نکوٹے اور جو جدا نہ کرے جب کسی فقر کو کچھ دے اس وقت ہی میں سمجھے کہ زکوٰۃ فرض ادا کرتا ہوں۔ اگر نیت زکوٰۃ کی تھی اور سارا سالانہ بانٹ دیا زکوٰۃ سکر اتر گئی اور جو کچھ مال کھا اور کچھ فقروں کو دیا اور نیت زکوٰۃ کی تھی بعضے علماء نے کہا ہر سارے مال کی زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ اور بعضوں نے کہا جتنا مال باٹا اسکی زکوٰۃ سر سے اتر گئی جتنا رہا اسکی زکوٰۃ دے۔ دوسری قسم مال زکوٰۃ کی ہے کہ سوداگری کے واسطے کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خرید اور جیلے مال پر برس روز گزرے اسکی قیمت کرے اگر باون تولہ چھ ماشے چاندی یا اس سے زیادہ قیمت اسکی نہیں ہے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے تیسری قسم مال زکوٰۃ کی جانور میں یعنی اونٹ گائے بکریاں خرما دہ رلی علی۔ اگر سارے برس یا آدھے برس زیادہ جنگل میں چگا کرین زکوٰۃ نہیں واجب ہے۔ اونٹ کی زکوٰۃ بے شمار مستطے میاں نہیں کترتیں گائے بیلوں کے میں زکوٰۃ نہیں۔ جب بیس پورے ہوں اور برس روز آٹھ گزرے ایک یا بیس یعنی پڑیا یا پندرہ برس دن سے زیادہ کا دو برس سے کم کا ہے جب چالیس ہوں ایک مستطیعنی دو برس سے زیادہ تین برس کم کی پڑیا یا پندرہ کا جب سناٹھ ہوں دو تیس دیوے۔ جب ستر ہوں ایک مستط اور ایک تیس کا جب اسی ہوں دو تیس جب نوے ہوں تین تیس جب سو ہوں دو تیس اور ایک مستط دیوے اسی طرح ہر ایک بیس میں تیس کا ہر چالیس میں مستط دیا کرے۔ گاؤں بھینس کی زکوٰۃ ایک ہی طور پر ہے چالیس بکری سے کم ہر زکوٰۃ نہیں جب چالیس ہو کرے ہوں اور برس دن آٹھ گزرے ایک

میں جس طرح
نصابوں کا چھپا
کہ جس طرح
چاندی سے دے

لئے قدرِ شیشنا فرض نماز اور وتر بیٹھنے کے پڑھنے بغیر ساری کے صحیح نہیں اور سنت اور نفل
بیٹھنے کے بھی جائز ہے پر کھڑے ہو کر پڑھنا بہت ثواب ہے۔ یہ تیرہ فرض نماز کے ہیں
انہیں سے اگر ایک بھی ترک کرے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ امام اعظم صاحبؒ کا مذہب
میں ایک ہی نماز کی نماز میں پڑھنی فرض ہے۔ اور ایک آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہے یا
سنت ہے۔ پھر اور اماموں کے مذہب میں الحمد ساری پڑھنی فرض ہے۔ قرأت دو رکعت فرضوں
میں فرض ہے اور باقی میں سنت ہے۔ اور وتر اور سنت اور نفل ہو ہر رکعت میں قرأت فرض ہے۔
سیاح و تجلیات نماز واجب نماز کے بعد وہ ہیں اول الحمد ساری پڑھنی۔ دوسرے الحمد کے
پچھلے سورۃ فی ہوئی پر مبنی تیسرے رکوع مسجد و نبیؐ پڑھنی۔ چوتھے رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا
ہو کر مسجد کو جانا۔ پانچویں ایک مسجد کے بعد رکوع کے بیٹھنے کے دوسرا مسجد کرنا۔ چھٹے درمیان نماز
کے التحیات کے لئے بیٹھنا۔ ساتویں التحیات دونوں قدمیں پڑھنی۔ آٹھویں پکار کر پڑھنا
بہاں پکار کر پڑھنی ہیں امام کو اور آہستہ پڑھنا بہاں آہستہ پڑھنی ہیں۔ نویں السلام علیکم
ورحمۃ اللہ علیکم کے آخر میں کہنا۔ دسویں عارفوت وتر میں پڑھنی۔ گیارہویں پچھلے تجلیات
دونوں عیدوں کی نماز میں پڑھنی۔ بارہویں چار رکعت فرض میں دو رکعت اول قرأت کی واسطے
مقرر کرنا۔ تیرہویں فرض بار بار ہر رکعت میں آتے ہیں سمیں ترتیب رعایت کرنی۔ اور
چودھویں ہر واجب میں ترتیب نگاہ رکھنی۔ سب چودہ واجب ہوئے۔ انہیں اگر قصد کرے
ایک ہی ترک کر لیا نماز جاتی نہیں پر نہایت مکروہ ہوتی ہے اور جانیکے پاس ہو جاتی ہے
واجب ہے کہ پھر اس نماز کو پڑھے اور جو ان واجبوں میں سے ایک یا زیادہ ایک سے
بھول کے ترک کیا اور آخر نماز کے مسجد سے نکلا نماز صحیح ہوتی اور جو مسجد سے نہ نکلا
واجب ہے کہ یہ نماز پھر کے پڑھے اور جو پھر کے نماز نہ پڑھی فرض اثر گیا ہو واجب کہ ترک سے
لناہ سر پر رہا اور مسجد سے نہ نکلا ہے کہ جب آخر کی التحیات پڑھ چکے دہنی طرف سلام
پھر کے دو مسجد کے لئے پھر التحیات درود پڑھ کے سلام پھر کے۔ لازم ہے ہر مسلمان پر کہ
الحمد اور کئی سورتیں قرآن کی اور جو چیز کہ نماز کے اندر پڑھی جاتی ہیں خوب صحیح کر کے پڑھے

نہیں تو گنہگار نہ ہوگا۔ بلکہ بعض غلطیوں سے نماز جانی ہوگی۔ اگر الحمد سے پہلے بھول کے سو رکعت پڑھ گیا یا ایک رکعت پڑھ گیا۔ سجدہ سہو کا واجب ہو گیا۔ جو الحمد کے پیچھے پہلی یا دوسری رکعت میں سو رکعت پڑھنا بھول گیا تو دوسری یا چوتھی میں الحمد کے پیچھے پڑھ لے اور سجدہ سہو کا کہنے۔ اہام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور عیدین اور شہرام تراویح میں قرأت پکار کے پڑھے اور پڑھتا ہو یا قضا اگر بھول کے آہستہ پڑھے سجدہ سہو کا کرے اور اکیلا آدمی مختار ہے چاہے ان نمازوں میں پکار کر پڑھے چاہے آہستہ اگر وقت پھر پڑھتا ہو پکار کے پڑھنا اچھا ہے اور جو اکیلا قضا پڑھتا ہو آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہیں اور ظہر اور عصر کی نماز میں اور انکی افلو نہیں آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہیں۔ اگر دو رکعت پڑھے التحیات کے واسطے بیٹھنا بھول گیا جب تلک پانچویں کا چھٹا نہیں ہوا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا لازم نہیں اور جو سیدھا کھڑا ہو گیا پھر بیٹھ کر نماز کے سجدہ سہو کا کرے اور جو پھر بیٹھ جائے نماز کوٹ بجا لے اور جو چار رکعت پڑھ کے پانچویں کے واسطے کھڑا ہوا۔ اور التحیات بھول گیا جب تلک پانچویں کا چھٹا نہیں کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا کہنے سلام پھیرنے نماز درست ہوئی اور جو پانچویں نماز کا سجدہ کیا فرض باطل ہوئے یہ نماز نفل ہوئی۔ چاہے التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے۔ سلام دے اب چار رکعت نماز نفل ہوئیں اور ایک رکعت ضائع ہوئی۔ اور جو چاہے پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ کے پوری چھ پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے سلام دے۔ اور جو پانچویں رکعت پڑھ کے چھٹی رکعت اس کے ساتھ ملا کے سجدہ سہو کا کرے سلام دے اور اگر تو بھی نماز صحیح ہوگی۔ چار فرض و نفل ہو گئے۔

اے کو کہ فرض کو برفرض کے واسطے ترک کیا لیکن صاحب درمختار نے بجز لائق وغیرہ سے نماز کیا ہے کہ اگر بیٹھ بھی گیا تو بھی نماز فاسد ہوگی مگر سجدہ سہو کا لازم ہے۔ ۱۰

قیامت کے دن امیر غصہ کریں گے جھڑکیا پر عذاب سخت نہ کریں گے اور مستحب
نفس کے ترک کو فریادے بڑے درجوں سے محروم رہیں گے جماعت سے نماز پڑھنی سنت
مؤکدہ ہے بلکہ بعض علماء واجب کہنا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ جماعت کا بہت
خیال رکھے اگر جماعت سے ایک نماز پڑھ لیا جائے تو اس کا ثواب پادیا اور فرض نماز
مسجد میں پڑھ لیا تو گناہ میں پڑھ لیا تو ایک نماز کا ثواب ملے گا اور جو محلے کی
مسجد میں پڑھ لیا تو پچیس نمازوں کا ثواب ملے گا۔ اور جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد
میں پڑھ لیا تو ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا اور جو کعبہ شریف کی مسجد میں پڑھ لیا تو لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا
اماہرست ایسا آدمی کہے کہ سناری جماعت کے لوگوں میں علم دین کا زیادہ رکھتا ہو اور
قرآن شریف خوب صحیح پڑھتا ہو اور کمال امام ہو گا اپنی اور تمام مقتدیوں کی نماز کھو رہے گا۔
جس شخص کے ذہب میں غلطی ہو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور نماز فاسق کے پیچھے بھی صحیح
مکروہ ہے فاسق وہ ہے کہ گناہ کبیرہ جس نے کیا یا صغیرہ پڑھ کر ہو پڑی۔ یہ بھی سنت کیا کرتا
ہے لڑکے نابالغ کے پیچھے نماز صحیح نہیں پڑھیں اور جو بعض علماء نے جائز رکھا ہے اور
بعضوں نے ناجائز۔ اگر امام سناری سے پیچھے کے نماز پڑھے اور مقتدی کھڑے یا امام صدر
سے پیچھے اور مقتدی وضو کر کے پڑھیں یہ جائز ہے اور نماز سب کی صحیح ہے۔ سناری صحت
کے پیچھے جدا ہونے کے ایک آدمی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے اور بہت برا ہے۔ سنت یوں ہے کہ
چنانچہ صف اول سناری پھر نہ بچھے کوئی کھڑا ہو اور جو صف اول میں جگہ نہ رہے
چاہے کہ ایک آدمی صف سے نکل کر پہلے کے پاس کے دو ہوجائیں اور اسی کیلئے چھوڑیں
مقتدی سب کند ہے سے کند ہا اگر برابر کھڑے ہوں نہ ہی جگہ نہ چھوڑیں اور پاؤں آگے
پچھے کے صف کو ننگا نہ کریں کہ بہت برا ہے۔ اذان چنی۔ فرضوں کیلئے سنت ہے
وقت بر پڑے یا قضا ہو اور مسافر جنگل میں بھی اذان کہہ کے نماز پڑھے اور چاہے نری قیامت
کے جب توذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر سننے والا بھی اس کے پیچھے کہے جب وہ کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ یہ بھی کہے جب وہ کہے اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ یہ بھی کہے جب کہے حَسْبِيَ اللہ

یہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب کہ حی علی الفلاح یہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب کہ
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ یہ بھی کہے جو کوئی بعد اذان کلمہ شہادت پڑھ کے یہ دعا پڑھے
اللہم ربّ ہذا الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القامۃ ات محمد بن محمد الوسیلۃ والفضلۃ والکرمۃ
لم یبعثنا والبعثہ مرفقا مع محمد بن الدری وعبدتہ وارثنا شفاعتک یوم القیمۃ
انک لا تخلف المیعاد۔ حق تعالیٰ اس کے گناہ بخشے اور حضرت اس کی شفاعت کریں
جس طور پر جواب اذان کا اسی طور پر جواب اقامت کا ہے پر جب بکتر کہے قلنا مینا صلوا
تو یہ کہے اقامۃ اللہ اذینہ ان کے پیچھے دعا کرے جو چاہے اسید قبول کی ہے۔ اذان
شن کے نماز کی واسطے آہستہ آہستہ چل کے آوے دوڑ کر نہ چلے کہ بڑا ہے اور جماعت کی واسطے
بھی دوڑ کے نہ چلے اگر انسان چاہے کہ حید نماز پڑھے ایسے طور سے کہ جس میں فرض واجب محبوب ہے
موسولہ مکروہات سے خالی ہو وہ یوں ہے کہ اذان کہے اور اس کے پیچھے اقامت یعنی تکبیر ہو
اور پھر صلوات کی وقت امام آئے اور دل کو خدا کی طرف متوجہ کر کے نیت کرے اور قل قامة الصلوۃ
کے وقت دونوں ہاتھ کاٹوں تک اٹھائے اللہ اکبر کہے اور مقتدی امام کے پیچھے اللہ اکبر
کہیں اور عورت موٹریوں تک ہاتھ اٹھا دے اور دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر مرد ناف سے
پہچے اور عورت چھاتی پر یا نڈھے امام اعظم کے مذہب میں اور علماء کے مذہب میں مرد
چھاتی پر یا نڈھے اور بیٹھا انک اللہ رب نمازی آہستہ پڑیں۔ امام جو یا مقتدی یا اکیلا پھر
امام اور اکیلا اعدو یا اللہ من الشیطن الرجیم اللہ اعلم آہستہ پڑیں مقتدی پھر نہ
پڑیں امام اور منصرف الحمد ہے پھر سارے نمازی اہل آہستہ کہیں امام اعظم کے مذہب
میں مگر مقتدی جبکہ امام کی الحمد سننے پھر امام اور اکیلا سورت پڑھے اور مقتدی چپ ہو کر
سنا کریں جب قرأت پڑھ چکے اللہ اکبر کہتا ہو ان کو میں جانے اور مقتدی امام سے پیچھے رکھ
کریں اور انگلیاں دونوں ہاتھوں کی کشادہ کر کے دونوں گھٹے منقبض کر کے پکڑیں اور دونوں
ہاتھ سیدھے رکھیں جیسے گمان کا چنلہ اور سر سر میں ہموار برابر رہے سر اونچا اور نیچا نہ ہو
اور سبحان ربی الاعظم ہون یا یا یا یا یا سات بار کہیں۔ پھر امام پیچھے اس کے مقتدی سر اٹھا کر

سلام دینے نمازی نماز میں سید یا کھڑا رہے اور بوجہ دونوں پاؤں برابر رکھے اور دونوں کے
 بیچ چار انگلی کھلا رکھے بہت چوڑا اور بہت تنگ نہ کرے اور نظر سجدے کی جگہ پر رکھا اور ادھر
 نہ دیکھے اور امام کی متابعت ہر بات میں کرے یعنی رکوع یا قنوت یا سجدہ یا جلسہ میں امام
 سے جلدی نہ کرے کہ بہت گناہ ہے اور جو کوئی امام سے جلدی کرے یا گناہ گناہ ہے یا گناہ گناہ
 اور قنوت جلسہ کو خوب داکرے نہیں تو بڑا گناہ گناہ ہوگا بلکہ خدا کے چہرہ میں لکھا جائیگا۔
 اور نمازی کو لائق ہے کہ نماز میں دل خدا کی طرف متوجہ رکھے اور ادھر نہ لپکے کہ بہت گناہ ہے
 اور جو خدا کو فریق دے بعد سلام کے آیت الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تین اور تیس بار الحمد للہ
 اس قدر اللہ اکبر چوبیس بار کہ لا اِلهَ اِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّ نَوْمٌ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَاَیْہِہٖ
 وَفِی الْاَرْضِ یَدْعُوْہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّہٗ ذَیْجَبْرِ اَوْ رُحْبٍ اور خوب دل سے دعا مانگے اور
 وظیفہ اور دعائیں حدیث شریفہ میں بہت ہیں جو چاہے پڑھے جو کوئی امام کو رکوع میں
 یا قنوت میں کہے کھڑا ہوئے اللہ اکبر کہے دوسری بار اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں مثنیٰ کہے
 جائے اور جو کھڑا ہوئے ایجا رب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کیا تو بھی نماز میں داخل ہوا اور نماز صحیح
 ہوئی۔ پر بعض علماء نے حبیب اللہ اکبر نہ کہے صحیح نہیں رکھا ہے اور جو بیت کہنے اللہ اکبر
 جب تک کے رکوع کے نزدیک ہوئے کہ نماز صحیح نہ ہوئی سب علماء کے مذہب میں اگر فرض
 نماز قضا ہو اور دوسری نماز کا وقت آوے یا وتر قضا ہو اور فجر کی نماز کا وقت آئے واجب
 ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھے کہ چھ اس کے اور پڑھے اور دو چار نمازیں قضا ہو تو واجب ہے کہ ترتیب
 سے پڑھے یعنی پہلے صبح کی پھر ظہر کی اسی طرز آخر تک اگر ایک نماز قضا ہو اور اسی یا دو دوسری
 وقت کی پڑھے اور نماز صحیح نہ ہوئی۔ اگر قضا نماز یا وتر کا وقت آوے اور وقت آوے کہ دونوں نمازیں
 نہیں پڑھ سکتا تو پہلے کہ اول نماز پڑھے پھر اس کے قضا پڑھے اور جو قضا نماز بھول گیا
 اور ادا پڑھ لی تو بھی جائز ہے بعد اس کے پڑھے اور جو کسی شخص نے پھر نمازیں قضا

نماز کی قضا کا وقت اگر نماز کا وقت آوے اور نماز صحیح نہ ہوئی تو پہلے نماز پڑھے پھر اس کے قضا پڑھے اور جو قضا نماز بھول گیا اور ادا پڑھ لی تو بھی جائز ہے بعد اس کے پڑھے اور جو کسی شخص نے پھر نمازیں قضا

کین اب ساتویں اس کی یاد ہر زمینی جائز ہے جب اس چیمو کو پڑھ کے گا پھر عشاءِ حب
ترتیب ہو جائے گا۔ اگر بعد اسکے ایک یا دو یا تین بار یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوں
پہلے ان کو پڑھ کے تب وقت کی نماز پڑھیں گے اور جو چھ قضا ہوئیں پھر ترتیب ساقط ہوئی پھر
جب ان چیمو کو پڑھ لیا صاحبِ ترتیب ہو گیا۔ اگر نمازی نماز کے اندر کچھ بات بول آئے
جان کے یا بھول کے یا کسی کو سلام کرے یا جواب سلام کا دے زبان سے یا کھارے یا پیوے
آواز کرے روئے در محبت یا وہ آہ کرے یا آخ یا کھائے یا چھینکے دالے کو کہے کہ
یرحمکم اللہ یا کسی نے اپنی خیر نیک یا خوشی کی بات کہی اور اس نے اسے جواب میں کہہ دیا
اللہ یا الحمد للہ یا کسی نے اپنے عم قضیت کی بات کہی اس نے جواب میں کہہ دیا جو ان کا حق کا
یا اللہ یا کہا یا نا للہ۔ وَاَنْتَا لَيْتَمَا جَعَلْتُمَا نِزَامًا مِّنْ قُرْآنٍ اَيْسَا عِلْمًا پڑھا جس سے معنی اور
ہو گئے یا اپنے امام کے سوا کسی اور کو غلطی بتائی یا نماز میں قرآن بھول گیا اور اپنے مقتدی کے
سوا کسی اور کے بتانے سے لقمہ لے لیا یا نہایت پر سجدہ کیا یا قبلے کی طرف نہ جھکی
پھر ی یا نماز میں کوئی فرض بے عذر ترک کیا یا سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھائے
یا نماز میں قرآن دیکھ کے پڑھا یا نماز میں امام کے آگے کھڑا ہو گیا نماز اس کی ان سب صورتوں
میں باطل ہوئی لیکن ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑھے اور جو نماز کے اندر عمل کثیر کیا نماز ٹوٹی
عمل کثیر وہ ہے کہ جو کام دونوں ہاتھوں سے ہو اگر تائب اگر نمازی فی اسی کام کو دونوں
ہاتھوں سے کیا یا ایک ہاتھ سے کیا نماز ٹوٹی۔ اگر نماز میں مسکرا یا بغیر آواز کے نہ وضو نہ نماز
اور جو آواز سے ہنسا پر اسی نے سنا غیر نے نہ سنا ایسی ہنسی سے نماز جاتی ہے پر وضو میں خلل
نہیں ہوتا اور جو کھل کھلا بے ہنسا اور غیروں نے سنا وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی اگر قصد کر کے
وضو توڑے نماز فاسد ہوئی۔ اگر تین بار ایک رکن کے اندر نماز میں تین کھلا یا نماز فاسد ہوئی
حکرو و ہاتھ نماز کے بہت ہیں بعض ضروری بیان ہوئے ہیں۔ اگر واجب نماز ترک کیا نماز

بیان نماز

اللہ یا الحمد للہ یا کسی نے اپنے عم قضیت کی بات کہی اس نے جواب میں کہہ دیا جو ان کا حق کا
یا اللہ یا کہا یا نا للہ۔ وَاَنْتَا لَيْتَمَا جَعَلْتُمَا نِزَامًا مِّنْ قُرْآنٍ اَيْسَا عِلْمًا پڑھا جس سے معنی اور
ہو گئے یا اپنے امام کے سوا کسی اور کو غلطی بتائی یا نماز میں قرآن بھول گیا اور اپنے مقتدی کے
سوا کسی اور کے بتانے سے لقمہ لے لیا یا نہایت پر سجدہ کیا یا قبلے کی طرف نہ جھکی
پھر ی یا نماز میں کوئی فرض بے عذر ترک کیا یا سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھائے
یا نماز میں قرآن دیکھ کے پڑھا یا نماز میں امام کے آگے کھڑا ہو گیا نماز اس کی ان سب صورتوں
میں باطل ہوئی لیکن ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑھے اور جو نماز کے اندر عمل کثیر کیا نماز ٹوٹی
عمل کثیر وہ ہے کہ جو کام دونوں ہاتھوں سے ہو اگر تائب اگر نمازی فی اسی کام کو دونوں
ہاتھوں سے کیا یا ایک ہاتھ سے کیا نماز ٹوٹی۔ اگر نماز میں مسکرا یا بغیر آواز کے نہ وضو نہ نماز
اور جو آواز سے ہنسا پر اسی نے سنا غیر نے نہ سنا ایسی ہنسی سے نماز جاتی ہے پر وضو میں خلل
نہیں ہوتا اور جو کھل کھلا بے ہنسا اور غیروں نے سنا وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی اگر قصد کر کے
وضو توڑے نماز فاسد ہوئی۔ اگر تین بار ایک رکن کے اندر نماز میں تین کھلا یا نماز فاسد ہوئی
حکرو و ہاتھ نماز کے بہت ہیں بعض ضروری بیان ہوئے ہیں۔ اگر واجب نماز ترک کیا نماز

جی نہ ہو اسپر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ جب نیت تجارت کی اسیں ہوگی اور برس بھی اسپر گذرے گا۔
بیانِ روزہ رمضان کا جو مختار کن اسلام کا روزہ رمضان شریف کے
 ہیں۔ جو کوئی فرض بنانے وہ کام ہے اور سپر فرض ہوں اور نہ رکے بڑا گنہگار ہے نیت روزہ
 میں فرض ہے بغیر نیت کے صحیح نہیں ہے ہر رات نیت کرے۔ وقت نیت کا ساری رات
 ہے صبح کی نماز سے پہلے سب علماء کے مذہب میں لیکن امام اعظم کے نزدیک جسے روزہ سے
 کی رات میں نہ کی دن میں وہاں سے پہلے کرے اگر کچھ کھا یا پیا نہ ہو اور دوسرے دوچھے نیت کسی کے
 مذہب میں صحیح نہیں ہے اگر کسی نے چاند رمضان شریف کا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی
 نے اسکی بات پر اظہار نہ کیا اور شہر والو تک روزہ کا حکم نہ کیا اس چاند دیکھنے والے پر روزہ رکھنا
 واجب ہوا اور جو عید کا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی نے اسے کہنے سے عید نہ کی اس
 شخص کو روزہ افطار کرنا جائز نہیں بلکہ سب مسلمانوں کے ساتھ عید کرے۔ اور جو دونوں
 صورتوں میں اس نے روزہ نہ رکھا یا ایک میں نہ رکھا قضا اس روز کی اسپر واجب ہے پر کفارہ
 واجب نہیں ہے جسے رمضان کے روزے میں قصد کرے کھا یا پیا غذا یا دوا یا جنس
 قصد کیا روزہ اسکا ٹوٹا اور اس پر قضا اس روز کی واجب ہوئی اور کفارہ یعنی گنہگاری
 بھی واجب ہوئی۔ ایک بردہ آزاد کرے اور جو بردہ میسر ہو دو مہینے تک نیت روزہ رکھے
 اگر کوئی روزہ دو مہینے کے اندر عذر سے یا بغیر عذر کے ٹوٹ گیا پھر نہ سے عذر دو مہینے کے
 روزے رکھے پر جو عورت سے حیض نفاس کے عذر سے دو مہینے کے اندر کوئی روزہ کھا یا تو
 نہ تھا نفقہ نہیں اور جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو ساتھ فقیر نہ ہو کھانا دلوے ایک ایک کو اتنا
 دے کہ جتنا صدقہ فطر میں دیتا ہے اور جو رمضان کو سوائے کوئی اور روزہ رکھے اور توڑ دے
 تو کفارہ نہیں ہوتی بلکہ قضا واجب ہے اور جو رمضان کا روزہ خطا سے توڑا یعنی کلی کرتے
 ہوئے بہ قصد حلق میں پانی آگیا یا کسی نے اسے گرا کر دوسرے حلق میں پانی یا اور کچھ ڈال دیا
 یا کان میں یا ناک میں دار و الدی یا جو چیز دوا غذا نہیں جیسو کنکر مٹی بکری کھائی قصد کر
 کر یا عذر نہ کرے کسی کی یا بابت خیال کرے کھانا سحری کھا یا پیچھے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی بلکہ صبح

یہ قضا کن اسلام کا روزہ رمضان شریف ہے

سب
 درخت ہیں
 لکھا ہے کہ
 اگر نفاس
 کے عذر
 سے روزہ
 لکھا ہے تو یہی
 بارگاہ شریعہ
 دو مہینے کے
 روزہ رکھے
 واللہ اعلم

صادق ہو گئی تھی یا اسے خیال کیا کہ دن آتو ہو گیا ہے اور افطار کا وقت ہو گیا یہ بات
 دہیان کے روزہ کو لا بھیجے دن نکل آیا یا سوئے آدمی حلق میں پانی جا پڑا۔ ان سب
 صورتوں میں روزہ ٹوٹا اور قضا اس کی واجب ہوئی پر کفارہ واجب نہیں اور جو روزے
 کو بھول گیا اور بھول کر کھا یا پانی پیا یا جراح کیا یا غسل کی حاجت ہوئی یا بدن میں میل ملا۔ یا
 آنکھوں میں سرمہ ڈالا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ روزے میں غیبت یعنی کسی کا کلمہ کرنا اور کسی
 کو گالی دینا اور برا کہنا نہایت بد ہے تو اس روزے کا جائز ہوتا ہے بلکہ روزہ دار کو لاشعری کے
 کو پاک اور صاف رکھے اور حلال چیز سے افطار کرے اور عبادت میں مشغول ہو جھوٹ و کھالہری
 موقوف کرے اس مہینہ مبارک کو غیبت سمجھو ایک عبادت اس کی سترہا کہ برابر فقیر غریب کی خدمت
 غیبت جلے اور صدقہ فطر کا عید کے دن نہایت خوشی سے ادا کرے تو روزے اس کے مقبول ہوں
 اور مسافر کو روزہ رمضان کا کھانا جائز ہے اور جو روزہ رکھیں تو بھی جائز ہے پر جو روزہ رکھے
 مریکا اندیشہ ہو روزہ رکھنا گناہ ہے جس مریض مسافر نے روزے رمضان کے کھائے تھے
 اور وہ اسی مرض میں مر گیا یا سفر میں مر گیا گناہ نہیں اور جو بیمار چنگا ہو کے مر گیا یا سفر میں
 ہو کے مر اٹھنے دن چنگا ہو کے جیتا رہا یا مسافر مقیم ہو کے جیتا رہا اسے دینی قضا واجب ہوئی
 جیسے دکنی روزے بیماری یا سفر میں کھائے پھر چنگا ہو کے یا مقیم ہو کے پانچ دن جیاب اس پر
 پانچ روزے قضا واجب ہوئے۔ اگر قضا کی وارث پر واجب کہ روزے کے بدلے دوسرے
 گندم یا چار سیر جو فقیر و نکو سے پر دینا وارث پر جب لازم ہے کہ مردہ کہہ مر جو اور بغیر کے
 وارث نہ اگر دیا تو بھی صحیح ہے قضا رمضان کی جیابے یکسخت رکھے چاہے فرق سے
 رکھے لیکن کفارہ ایک سخت واجب ہے جو شخص نہایت بڑا ہو اور طاقت روزہ کی نہ رہے
 روزہ نہ رکھے اور جو صحرانہ روزے کے برابر صدقہ فقیر و نکو دے پھر طاقت اگر روزہ کی آجائے
 ان روزہ کو قضا کرے جو عورت حمل پر جو یا دودہ پلائی ہو۔ اگر روزہ رکھنے سے اس کے بچہ کو ایذا ہو
 روزہ کھا دے اور قضا روزے کی اس پر واجب ہے جو عورت حیض نفاس والی روزہ کھاوے جب

پاک ہو قضا اسکی کرے۔ جو کوئی عید النبی کے عرفے کے دن روزہ رکھے ایک برس اگلے اور ایک برس پچھلے کے گناہ بخشے جاویں اور روزہ عاشورہ کا رکھے ایک برس کے گناہ بخشے جاویں جیسے نماز سوائے خدا کے کسی واسطے نہیں جائز نہیں روزہ بھی کسی اور کا رکھنا جائز نہیں۔

بیان حج کا پانچواں رکن اسلام کا ہے جسے حق تعالیٰ خرچ راہ اور سواری سے اور راہ میں امن ہونے پر فرض ہے جو کوئی حج کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور غیر فرض ہو اور نہ کرے وہ فاسق یعنی بڑا گنہگار ہے۔ حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے جب خدا اسباب مہیر کرے اسوقت معلوم کر لے اس واسطے باقی مسکے بیان نہ کئے جیسے ارکان اسلام کے بجالانے فرض میں گناہوں سے دور رہنا بھی فرض ہے۔ گناہ بعض کبیرہ ہیں یعنی بڑے ان کے کرنے سے عذاب ہو گا۔ اگر توبہ نہ کرے اور بعض صغیرہ ہیں انکے کرنے سے بھی عذاب ہو گا پر تھوڑا۔ اب بعض کبیرہ بیان کرتا ہوں (۱) شرک خدا سے کرنا (۲) ناحق خون کرنا (۳) مان باپ کو ایذا دینا (۴) عورت سے زنا (۵) شیعوں کا مال کھانا (۶) کسی عورت کو جھوٹا ہمت زنا کی لگانا (۷) دو چند کا فروغی جنگ تو بھگائنا (۸) غلاب پینا (۹) ظلم کرنا ناحق (۱۰) کسی کو تیغے بدی سے یاد کرنا (۱۱) کسی کے حق میں بدگمان کرنا (۱۲) اپنے بیٹوں وغیرہ سے اچھا بھانا (۱۳) خدا سے خوف نہ کرنا (۱۴) خدا کی رحمت سے امید ہونا (۱۵) کسی سے وعدہ کیے وفانہ کرنا (۱۶) ہمسائے کی چوری پر غور کرنا (۱۷) کسی کی مانت میں خیانت کرنا (۱۸) خدا کا فرض ترک کرنا (۱۹) قرآن شریف پڑھنے کے بھلا کرنا (۲۰) شہادت حق کی چھپانا (۲۱) شہادت جھوٹی دینا جھوٹ بولنا نصیحت جھوٹی قسم کھانا جس کی مال یا جان یا حرمت جاتی رہے (۲۲) خدا کے نام کے تسبیح اور کسی کی کھانا (۲۳) بھوکے کو سوائے خدا کرنا (۲۴) قرآن کی مجلس میں اور کسی کام میں مشغول ہونا (۲۵) جسے کی نماز ترک کرنا (۲۶) بیشہ جنات ترک کرنا (۲۷) مسلمانوں کو کافر کہنا (۲۸) کسی کا گھر شہادہ چوری کرنا (۲۹) غلاموں کی خوشامد کرنا (۳۰) بیابان کھانا (۳۱) قضا یا حق نہیں کرنا (۳۲) سودا لینے دینے کم تولینا (۳۳) مول چمکے پیچھے زبردستی

تھے کہ وہ دینار ۵۰ لکھوں سے بڑا کام کرنا ۱۴۰۰ حصہ کی حالت میں اپنی جور و یا باندی سے صحبت کرنا ۱۴۰۱ انسان کی گرائی سے خوش ہونا ۱۴۰۲ کسی عورت کے پاس خلوت میں بیٹھنا ۱۴۰۳ جانوروں سے حمل کرنا ۱۴۰۴ جو اکیلے ۱۴۰۵ کافر و کفر میں پسند کرنا ۱۴۰۶ نجوم کی باتوں کو سچا جاننا ۱۴۰۷ دعوتے اپنی عبادت یا تقویٰ کا کرنا ۱۴۰۸ مرد سے پرہیز ۱۴۰۹ دیکار کے ردنا ۱۴۱۰ اکھاٹکو بڑا کھانا ۱۴۱۱ انار ۱۴۱۲ دیکھنا ۱۴۱۳ راگ باہول سے سننا ۱۴۱۴ عبادت لوگوں کے دکھانے کو کرنا ۱۴۱۵ کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا ۱۴۱۶ عورت قدرت ہوئے پر ترک کرنا ۱۴۱۷ کسی سے مسخری کر کے بھرت کرنا۔ گناہ اٹکے سوا اور بہت غرض سب گناہوں سے دور رہا اور توبہ کرتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جسکی زبان سے اور ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ ہو انسان کو لازم ہے اور لائق یوں ہے کہ اپنے نیتیں لحاظ کر کے سب بڑا بڑا کرے اور کسی کو بڑا نہ سمجھے اور کسی کا عیب تلاش نہ کرے پر بغیر تلاش اگر کسی کا عیب معلوم ہو جائے مامکت سے لے لایعت کر کے عیب نہ نکالے نہ کرے اور روانہ کرے حق تعالیٰ نیک علی کی توفیق دے۔ وَاللّٰهُ اَعْلٰی اَمَّا سُوْفَ لَیْلَیْکُمْ مَدِیْقَ الْاِیْہِ وَ اَصْحَابِہِا جَمِیْعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِیْنَ اور سلام ہو دے اور رسول اسی اللہ کے کہ محمد ہیں اور اولاد اویسی کے اور دوستوں محمد کے سب پر ساتھ بخشش تیری کے اسے سب رحم کر دے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

سید

نفس

نہ

اب جاننا چاہئے کہ جب بندہ اپنے مالک کے فرعون و ادا ہو چکا تو اس وقت میں بقدر فرصت کہ بہتر کچھ وظیفہ بھی پڑھ لیا کرے کہ واسطے کشائش امور دین و دنیا کے بہت مفید ہیں۔ پہلی پانچوں وقت کے وظیفہ سو ایک ایک کلمہ یہاں بیان کرتا ہوں اگر زیادہ ہو سکے تو ان کلموں پر گزری۔

غفلت نہ کرے۔ اور ذخیرہ عاقبت کا اپنی تھوڑی فرصت میں حاصل کر لے یہ وظیفے بعد از چرنگانہ کے مقرر ہیں۔ اس کے پڑھنے سے ثواب عجبے اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہے اسی واسطے اس جگہ پر لکھ دیا ہے اور یہ وظیفے بہت مستند ہیں۔ کلام مجید اور حدیث شریف سے سو ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ اس ثواب سے محروم نہ رہے اور اسکے فائدہ علمی و فضلا سے در یافت کرے کہ اس جگہ اسناد بخنے کی گنجائش نہیں۔

فائز لا بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ اے اللہ! میری عمر میں سے اتنی عمر بخش دے کہ میں اپنے رب کے دروازے پر پہنچ سکوں اور وہ میری دعا قبول کرے۔ اس دعا کو پڑھنے سے سات مرتبہ اسی کا نام لے کر پڑھے اس رات کو نجات پائے۔ آتش دوزخ سے یہ حدیث ابن حبان میں ہے۔

فائدہ ۷ بعد ہر نماز کے آیتہ الکرسی ایک بار اور پھر چار قل ایک ایک بار پڑھنا سچا و تاب ہے عذاب دوزخ سے ایک نماز سے دوسری نماز تک اس کا پڑھنے والا اگر اس میں کمال کرے گا تو جنتی ہو گا۔ اسی طرح ہر نماز سے ہر نماز تک اور اس کے فائدے بہت ہیں کسی وعظ میں کسی عالم سے سُن لینا چاہیے۔

فاسلہ بعد نماز فجر کے سو مرتبہ لا الہ الا اللہ الملك الحق المبين پڑھے عقی کے عذاب سے نجات پاوے اور دنیا میں رزق کی کثافت حاصل ہو اور بعد نماز ظہر کا سو مرتبہ بار حسبتنا اللہ نعم الوکیل پڑھے اگر فرصت کم ہو چکیں مرتبہ ضرور پڑھے اور بعد نماز عصر کے تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پڑھے کہ واسطے کثافت رزق اور دینی اور دنیوی کے بہت فائدہ مند ہے اور حضرت خانی صاحب رادی کو تعلیم فرمایا تھا اور تیس بار سبحان اللہ اور تیس بار الحمد للہ اور پچیس بار الصداک اور بعد نماز مغرب کے سو مرتبہ لا الہ الا اللہ الحمد للہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہے جو کبھی پڑھے مرتبہ پانی عمر بھر میں اسکو پڑھیں گا بیشک جنتی ہوگا اور اگر ماں باپ یا عزیز اقارب دو سو مرتبہ کثافت رزق کی ایک دفعہ بھی ستر ہزار کلمہ پڑھیں گے گا وہ شخص بیشک جنتی ہو جاوے گا اور

بعد نماز عشا کے سو بار درود پڑھئے اور درود کی بہت قسمیں ہیں ایک قسم اھیار کر کے
چاہے یہی پڑھے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ** کما
صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْنِ اِهْلِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْنِ اِهْلِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مُجِيْدٌ

بعد اس کے سورۃ تبارک الذی دس طے رفاہیت عذاب قبر کے پڑھا کرے آگے اس کے
جو توفیق عبادت کی اللہ تعالیٰ زیادہ دے زیادہ پڑھے لیکن اتنا ہر مسلمان کو چاہئے کہ
پڑھا کرے اور اس کے ثواب سے کہ بہت بڑا ہے محروم نہ رہے

طریقہ نکاح

نکاح پڑھانے والا قبل نکاح پڑھنے کے ساتے نیک کے ٹیٹھر غلبہ آواز بلند پڑھے
خطبہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ هُوَ وَسُبْحٰنَهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ وَتُؤْمِنُ بِهِ وَتَقُوْلُ كُلُّ عَلِيْمٍ
يَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِمْ اَفْسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مِنْ قَبْلِهِ وَاللّٰهُ
فَرَاغٌ مِّنْ لَّدُوْمَنْ يَّضِلُّهُ فَلَاحَادِيْ لَهُ وَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
اَشْرَفُكُمْ لَهُ فَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنْ خَيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّيْ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَشَرُّ الْأُمُوْر اَمُوْرٌ مُّحَمَّدًا ثَمَنًا وَكُلُّ يَدٍ غَيْرُ صَدَاقٍ لَّهُ وَكُلُّ صَدَاقٍ
فِي النَّارِ مَنْ قَطِعَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَقَدْ رَسَدَ وَمَنْ يَعْصِ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ
إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهُ شَيْئًا سَكَلَ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْ يَطِيْعَةٍ وَيَطِيْعِ
رَسُوْلَهُ وَتَلْبِيْجُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ فَاَمَّا الْحَمْدُ بِهِ وَلَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاجِلٍ وَخَلَقَ

وَمَحَادِبَ مَنَازِلَ لَا كَثِيرًا وَشِعْطًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ
 بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ مَقِيماً يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 تَقَاتِرَ وَلَا تَمُوتُنَّ دُونََ مَسْئَلُونَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْضُوا
 الْيَتَامَى فَإِنكُمُ أَمَا طَابَ لَكُمْ مِنَ الْمَتَاعِ مَشْنَى وَثَلُثَ وَرُبَاخَ فَإِنْ
 أَنْ لَا تَقْدِرُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَاتَّقُوا الْإِيكَمُ الَّتِي عَلَيْكُمْ
 الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَاءِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُعْطِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا كَلِمَةٌ سَمِعْتُُ قَوْمٌ يَرْجُبُونَ سَمِعْتُُ
 بعد اس کے یہ خطبہ پڑھنے والا کہ ولی دولہن کا پو یا وکیل دولہ سے کہے کہ نکاح میں
 نہیں اساتھ فلائی عورت یا تو کلمہ اپنی کے کہ فلائی بیٹی فلاں کی ہے کر دیا اتنے
 رہا اور دولہ کہے میں نے قبول کیا نکاح اس عورت کا یا تو کلمہ تیری کا کہ یہ ہے
 مہر پر اور بجائے فلائی کے نام دولہن کا اور بجائے فلاں کے نام دولہن کے باپ
 کا بیوے اور تیسرے مہر کی صاف بیاں کرے اور ان الفاظ کو چپکے چپکے کہے جیسا
 کہ اکثر ناواقف کر سکتے ہیں اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے دعا کے برکت واسطے
 کہ دولہن کے کہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فَوَيْلٌ
 لِي وَفَوَيْلٌ لِي وَفَوَيْلٌ لِي بِمَا كُنْتُ أَعْلَمُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ
 بوقسطور نکاح پڑھاوے تو بھی درست ہے۔

فَلَيْسَ سَمِعْتُُ وَقَالَ تَزَوَّجُوا لَوْ دَوَّدَ الرَّدَّ فَإِنِّي أَبَاهِي بِكُمُ الْأَسَفُ

تمام شد

کتبہ احقر النور محمد سعید شاہ جہاںپور

دشمن تباہ منطور نہیں ہو سکتا کہ او کو وقت وہ ایک
 ولادت کے خوشوقت ظاہر کری اور دوسرے یہ کہ
 یہ قابل یونہی نہیں تھا کہ ثوبہ کو ابو لہب نے جلد و سر
 منودہ ازاد کیا فقط اور بعض کے یہ بھی مروی ہے
 کہ ثوبہ کو ابو لہب نے ایک ولادت سے بہت مدت پہلے
 ازاد کیا تھا حالانکہ ابن جریر کہتا ہے کہ اس حدیث طرہ
 معنی اس کے ولایت میں کہ مکہ محل کافر کو عزت میں نہ
 سوتا اور صلب سیرۃ نبی کریم کے یہ قول رد کیا
 کیا گیا ہے بقول تعالیٰ وَقَدْ مَنَّا إِلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنْ أَمَّا
 مَنَّا شَرًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ اور ہم بھی ان کے کاموں پر جو تم کو ہمیں پہنچا دے
 اوکثر حاکم اور تم فقط علما یہ کہ اس حدیث کو مردوں
 میں لکھیں اور یہ ذکر کیا کہ کسی نے اس کو یہ حدیث کی
 اور بالغرض اگر موصول یہی ہو تو میں اس سے استدلال
 نہیں ہو سکتا اس لیے کہ یہ جواب کا دیکھنا ہے اور جواب
 کہ بات کے شرعی حکم ثابت نہیں ہوتا کیسے یہ محال

یہ بات تفارہ

میں کہ جو خواب مخلوق میں صلیا میں میرے ہونے سے متعلق ہو کہ
قاعدہ ہے سنتی ہو جیسا کہ کہ ابو طالب کے عذاب کا
تحقیق بموجب حدیث صحیح بخاری میں سننے پر اور ایک
جماعت کثیر ایسی احتمال پر گزرتی ہیں اور بعض نے کہا کہ
جانا کہیں کہ کفار کا بارہ گزین وارڈ ہے کہ ایک اعمال
آؤنگے یا ظلم و فسود ہیں گواہ اوکس سے یہ ہے کہ وہ دنیا
سے رہا کر نہ پاؤنگے اور جنت میں نہ جاؤنگے تیکس
یہ جائز ہے کہ سو اس کفر میں عذاب کے کہ وہ سب اسباب
حرام و معاصی کے مستحق تہذیب عذاب اور اس سبب
کے نیک عمل کے جو دنیا میں آؤنگے نہ کہیں کہ
کہ حاکم اور حاکم علیٰ غرض ہمارے اجتماع میں متعلق
مگر کہوں عمل نیک کفار کو مائع نہیں اور نہ آؤنگے
کے نیک عمل پر تعیم جنت کی ثواب دیا جاوے گا
اور نہ آؤنگے تحقیق عذاب کے ہو کہ ان امتناع کے بعد
کا عذاب نسبت بعض کے سخت تر ہو گا اور حافظ

ان چیزوں کو کہ یہ قول عیاض کا بتی کے احتمال کو رد
 نہیں کرتا اس لیے کہ جو یکہ اسباب میں واقع ہر متعلق یکناہ
 کفر اور حوکما کہ کفر کے کوثر سے اس میں تخفیف
 ہوئی ہے کوثر امر دانی میں اور قرطبی نے کہا ہے کہ
 تخفیف عذاب اس کے لیے ہے جس کا بارہ ہفت
 ان میں وارد ہوئی ہے کہ وہ اس طرح یہ بات نہیں اور
 اس میں نے اس کی خاصیت میں کہا کہ اس میں مقام میں دو
 فرقہ ہیں ایک اس سے محال ہے اور وہ معتبر ہونا
 ہے اذاعت کافر کا علی باوجود اس کے کفر کے اس لیے
 کہ شرط معتبر ہونی طاعت کا یہ ہے کہ وہ نفع دینے والی
 ہو اور کافر میں یہ معنی نہیں پایا جاتا اور کفر
 شریک کا عطا ہونا بعض نیک اعمال سے خدا تعالیٰ
 جانب سے بطور تفضل کے اور اسی امر کو عقل
 مجال نہیں جانتی جب یہ بات کوئی حال ہو تو اب
 اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اگر اور کرنا البتہ کا

توبہ کو اگرچہ قدرت و عبادت مقربہ بہ شہر مسکن و محط توفیق
تفضل جائز نہ کہ خدا تعالیٰ بقدر نجاست عذاب او کسی
کم کرے جسے ابویہ کہے کسی کم کرے جسے ابویہ کہے
حکم کرے تا خواہ بینی تو خواہ بایبات تابع تو قیافہ کی طرف
اور حافظہ اپنی جہت سے تسمیہ اس گفتگو کا یہ کسی نقصان
نہ کہور کافر سے اوس شخص کے اکرام کہ کسی میں جہالت ہے
اوس کا قریب بیکر کسی نہ یہ کہ کاشیہ کے اکرام کسی میں جہالت ہے
اور اس صورت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین خدیجہ
توبہ کا اعتراف و اکرام کیا کرتی کتنی احترام دینے سے
توبہ کو کسی صلہ بجا کرنے سے بیان نہ کہ بعد فتح حبشہ سے
توبہ فوت ہوئی آپسی توبہ کسی سے مسروح کا حال در
کہ توبہ غرض کی گئی کہ وہ کسی فوت ہو گیا ہے توبہ کسی
خیریت دریاخت کے عرصہ کی گئی کہ توبہ کسی قریب سے
ماحق نہیں فوت ہوئی توبہ کسی سے سنات ہیجریہ
کو توبہ کی حال توبہ کا خلد اول میں ہے گذر توبہ کی